ماہنامہ
جرمنی
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

اخبار احمدیہ

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

ایڈیٹر۔ میر عبدالطیف ماہ صلح ۱۳۷۵ ہش بمطابق جنوری ۱۹۹۶ء جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱

زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

"پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبت کی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۴)

جرمنی کے مختلف شہروں اور قصبوں میں تبلیغی نشستوں کا انعقاد

فرانسیسی، جرمن، ترکی، البانین اور عربی زبان بولنے والے سینکڑوں مہمانوں کو پیغام حق پہنچایا گیا

مربیان سلسلہ جرمنی اور نمائندہ اخبار احمدیہ کی رپورٹس کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں فرنچ بولنے والے غیر ملکیوں میں بھی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔ اس سلسلے میں جرمنی کے دور دراز علاقوں میں ان احباب کے ساتھ بڑی کثرت سے تبلیغی نشستیں منعقد ہو رہی ہیں۔ جن میں بنین سے تشریف لائے ہوئے مربی سلسلہ محترم چوہدری صفدر نذیر گولیکی صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے فرنچ میں جوابات دیئے۔ اکتوبر کے آخری عشرہ میں میونخ اور کولون ریجنز کی جماعتوں PLAID, MESCHDE, RADEVORMWALDHAMBURG, GORMBRE, MUNCHEN, HILDESHEIM میں ۴ تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں جن میں ۷۸ مہمان شامل ہوئے اور ان تبلیغی نشستوں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ۲۰ افراد کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ علاوہ ازیں ۲۷ اکتوبر سے ۲۹ اکتوبر تک نو احمدی بھائیوں کے لئے میونخ میں ایک تربیتی کلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں دو عیسائی دوستوں اور ۳ غیر از جماعت احباب سمیت ۳۱ افراد شامل ہوئے جن کا تعلق ٹوگو لینڈ سے تھا۔ پروگرام کے آخر پر بفضلہ تعالیٰ دو عیسائی اور ایک غیر از جماعت دوست حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

جماعت احمدیہ آلٹن برگ (کاسل ریجن) میں بھی فرنچ بولنے والے افریقن احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست ہوئی جسمیں ۵۰ افراد نے شرکت کی۔ ان میں سے ۴ افراد کو قبول حق کی توفیق ملی۔

ریجنل امیر صاحب کاسل کی رپورٹ کے مطابق BEBERA کے پروٹسنٹ چرچ ہال میں جرمن احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست ہوئی جس میں ۶۵ جرمن مہمان شامل ہوئے اور ایک مقامی اخبار کی نمائندہ بھی رپورٹنگ کے لئے آئی تھیں۔ اس تقریب میں عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ فرانکفورٹ و کاسل ریجن نے "اسلام میں غیر مذاہب سے حسن سلوک" کے موضوع پر تقریر کی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

خواتین سے متعلق بعض سوالات کے جوابات محترم مربی صاحب کے ارشاد پر ینگ لجنہ نے ہی دیئے اور حاضرین پر اسلام میں عورت کی حیثیت اور مقام کو خود واضح کیا۔ دوسرے روز مقامی اخبار نے احمدیت کا پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور "پردہ عورت کی حفاظت کا ذریعہ ہے" کی سرخیوں سے چار کالمی مفصل رپورٹ شائع کی۔

جماعت احمدیہ ESCHWEGE اور WITZENHAUSEN میں بھی تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا جہاں مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

ریجنل مربی سلسلہ ہمبرگ محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب اپنی ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ اکتوبر ۱۹۹۵ء کے دوران چھ مختلف مقامات STADT AALENDORF, (فرانکفورٹ ریجن) STERZHAUSEN, SWIETZINGEN, HIDESHEIM, RADEORMWALD NORDERSTADT میں ترک احباب کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوئیں جن میں ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے ۱۰ افراد نے شرکت کی۔ دو افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

عربی تبلیغی نشست:۔

ہمبرگ بیت الرشید میں عرب احباب کے ساتھ تبلیغی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں ایک مصری احمدی دوست مکرم شاطہ صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا اور مکرم محمد جلال شمس صاحب اور مکرم شاطہ صاحب نے احباب کے سوالوں کے جواب دیئے پندرہ افراد شریک مجلس تھے۔

چار دیگر جماعتوں میں نو احمدی البانین احباب کی تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں۔

ریجنل مربی سلسلہ فرانکفورٹ مکرم عبدالباسط طارق صاحب ایک رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ BAD NEU STADT نے ایک جرمن تبلیغی نشست کا اہتمام کیا جس میں ۴۰ جرمن احباب و خواتین نے شرکت کی۔ یہ نشست ۳ گھنٹے جاری رہی اس کا انتظام مقامی چرچ کے ہال میں کیا گیا تھا اس تبلیغی نشست کی خبر دوسرے روز مقامی اخبار میں بھی شائع ہوئی۔

LUDWIGSTEIN شہر کی ایک علمی تنظیم کے رکن جناب KANOW نے مکرم عبدالباسط طارق صاحب کو "اسلام" کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے ۸۰ منٹ تک تقریر کی اس نشست میں ۱۵۰ احباب و خواتین شامل تھے۔

رسلز ہائم جماعت نے RAUNHEIM کے BURGER ہال میں تبلیغی نشست کا انتظام کیا جسمیں ۱۰ جرمن احباب خواتین شامل تھے۔ اس موضوع پر دو اخبارات کے نمائندے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن سے مکرم عبدالباسط طارق صاحب کی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ جسمیں ان کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں ان جرنلسٹ کو جماعت احمدیہ کے عقائد اور جماعت احمدیہ کی عالمی خدمات کے متعلق تفصیل سے بتایا گیا اس موقع پر فرانکفورٹ ریجن کے امیر مکرم منظور شاہ صاحب

باقی صفحہ ۴ پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کا
جرمن ذرائع ابلاغ میں تذکرہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ستمبر ۱۹۹۵ میں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر جرمنی تشریف لائے تو اس موقعہ پر جرمنی کے مختلف ذرائع ابلاغ کے نمائندگان نے بھی حضور پرنور کے انٹرویوز لئے اور اس دورہ کی خبریں شائع کیں۔

چنانچہ جرمنی کے صوبہ Baden Wurtem berg کے ایک مقامی ٹی وی RNF کی ایک ٹیم نے جلسہ سالانہ کی ایک دستاویزی فلم تیار کی اور اس کے نمائندہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو بھی لیا۔ پھر اسی ہفتہ دو منٹ بیس سیکنڈ کی ایک مختصر مگر جامع رپورٹ ٹیلی کاسٹ کی۔ جس میں جلسہ گاہ خصوصاً سٹیج، شعبہ ترجمانی اور لنگر خانہ کے مناظر دکھائے گئے۔ حضور ایدہ اللہ کے انٹرویو اور تبلیغی نشستوں کی جھلکیاں بھی پیش کی گئیں۔ اس پروگرام کے ساتھ ساتھ پس منظر کی آواز میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا گیا کہ اس جماعت کا بنیاد پرستوں کے ساتھ بنیادی اختلاف ہے چنانچہ یہی وجہ ہے یہ جماعت اپنی ابتداء سے اب تک ملاں کے مظالم کا شکار رہی ہے اس موقعہ پر ان احمدی شہدا کی تصاویر بھی دکھائی گئیں جو گزشتہ سالوں میں مذھب کے نام پر شہید کر دیئے گئے ہیں۔

ٹی وی مبصر نے مزید بتلایا کہ اس جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کہتے ہیں کہ جب کوئی امریکن یا افریقن یا کسی بھی قوم کا شخص احمدی ہوجاتا ہے تو اس میں قوم پرستی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ انسانیت لے لیتی ہے۔

مستورات کے جلسہ گاہ کا بھی تعارف کرایا کہ یہاں مستورات کے لئے علیحدہ جگہ مخصوص ہوتی ہے جہاں مرد نہیں جاسکتے اور جس میں وہ پوری آزادی کے ساتھ اپنے پروگرام منعقد کرتی ہیں۔

باقی صفحہ ۳ پر

سال رواں کے ابتدائی چار ماہ میں جرمنی میں تبلیغی مساعی کا جائزہ

شعبہ تبلیغ نے جرمنی بھر میں گذشتہ ۴ ماہ کی تبلیغی کوششوں کا جائزہ لینے کے لئے تمام ریجنز میں صدران جماعت، مقامی و زونل سیکرٹریان تبلیغ اور ریجنل امراء کے ساتھ ریجنل سطح پر میٹنگز کیں اس سلسلہ میں فرانکفورٹ ریجن کی میٹنگ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۵ کو ناصر باغ میں منعقد ہوئی جس میں نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ:۔

۹۶-۱۹۹۵ کے لئے مرکز کی طرف سے جماعت احمدیہ جرمنی کو تیس ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا ہے۔

مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے گزشتہ چار ماہ کی

باقی صفحہ ۴ پر

ہم رمضان کیسے گزاریں

مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ جرمنی

خدا تعالیٰ جو انسان کا خالق و مالک ہے جس نے انسان کی روح اور جسم کو تخلیق کیا ہے اور جو انسان کی جسمانی اور روحانی ضروریات سے خوب واقف ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہے کہ کن امور سے انسان کی روح اور جسم کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور کونسے امور انسان کی روح اور جسم کیلئے ضروری اور مفید ہیں اس علیم و خبیر خدا نے اسلام سے قبل بھی روزوں کا مبارک طریق انسان کی روحانی اور جسمانی ترقیات کیلئے تجویز کیا تھا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○ (البقرہ آیت ۱۸۴)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم (ہر قسم کی جسمانی اور روحانی آفات سے) بچو۔ روزوں کا مقصد اللہ تعالیٰ نے تتقون بتایا ہے یعنی تقویٰ اختیار کرنا یعنی ہر قسم کی اخلاقی اور روحانی کمزوری سے بچنا۔ تتقون کا لفظ وقی سے نکلا ہے اور وقایۃ ڈھال کو کہتے ہیں جس سے پرانے زمانے میں میدان جنگ میں لڑنے والے سپاہی دشمن کے حملے سے اپنی زندگی کی حفاظت کرتے تھے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی لفظ استعمال کر کے مومن کو یہ پیغام دیا ہے کہ مومن کا ایمان اور روحانی پاکیزگی کی کیفیت پر ہر لحہ شیطانی حملے ہوتے رہتے ہیں اور شیطانی تیر ہر دم مومن کی روحانی زندگی کو ختم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں لیکن روزہ ایک ایسی ڈھال ہے کہ اگر پوری شرائط کے ساتھ رکھا جائے تو اس سے مومن میں ایک ایسی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے ہر نوع کے شیطانی حملوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ یورپ میں رہنے والے احمدی جو یہاں آزادی بے راہ روی اور فحاشی سے ملوث معاشرہ میں سانس لے رہے ہیں ان کی ایمانی کیفیت اور روحانی پاکیزگی ہر لحہ معرض خطر میں ہے اور اگر وہ اپنے ایمان اور تقویٰ کی حفاظت چاہتے ہیں اور اپنی نوجوان اولاد کے دین کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو روزہ کا ازلی و ابدی خدائی نسخہ استعمال کریں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ سال کے دوران نفلی روزے رکھنے کی بھی تحریک کی ہے۔

احمدیت کے قیام کا مقصد حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ تا متقیوں کا ایک بھاری گروہ پیدا کیا جائے جو نوع انسانی پر اپنا نیک اثر ڈالے اور آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جس کے افراد حقیقی اسلام کی برکتیں اپنی عملی زندگی میں ظاہر کر رہے ہیں۔ آج ہزاروں کی تعداد میں احمدی یورپ کے مختلف ممالک میں آباد ہوگئے ہیں۔ یورپین معاشرہ کی بنیاد مادہ پرستی ہے اور یہاں کے ذرائع ابلاغ دن رات فحاشی اور بے راہ روی کی ترغیب دے رہے ہیں مذہب، خدا پر ایمان، اخلاقی قدروں کو قدامت پسندی سمجھ کر ان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے اس ماحول میں روح مومن ایک مسلسل روحانی جہاد کی کیفیت میں ہے اس جہاد میں جماعت کے نوجوان بچے اور بچیوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے جن کے ہاتھ میں جماعت کا مستقبل ہے۔ رمضان المبارک کے روزے اگر پوری شرائط کے ساتھ رکھے جائیں تو یہ خود ہمارے لئے اور ہماری اولادوں کے لئے ایک ایسی روحانی مشق ہیں جو سال کے بقایا دنوں میں ہمارے اخلاق کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

خاکسار اس موقعہ پر قارئین کی توجہ چند امور کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہے۔ سب سے اول یہ کہ رمضان المبارک کے مہینے کے آغاز سے چند ہفتے قبل والدین اور خاندانوں کے سربراہ اور بزرگوں کو چاہیئے کہ وہ گھر میں رمضان المبارک کا بار بار ذکر کریں اس کی برکات کے بارہ میں باتیں کریں اور اس طرح گھر کے ہر فرد کو ذہنی طور پر اسطرح تیار کریں کہ رمضان کے شروع ہونے سے قبل ہی ہر صحت مند بالغ فرد روزہ رکھنے نوافل ادا کرنے اور تلاوت کرنے کا سنجیدگی سے ارادہ کر چکا ہو اور دل میں نیت کے علاوہ ذوق و شوق بھی پیدا کر چکا ہو۔

دوسری بات یہ کہ ایسے افراد جو روزہ رکھنے کی پکی نیت کر چکے ہوں وہ رمضان المبارک کے آغاز سے قبل کچھ صدقہ بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے عوارض اور حالات سے بچائے جو روزہ رکھنے اور رمضان کی برکات کے حصول میں رکاوٹ بنیں انسانی صحت کا کچھ پتہ نہیں بیماری کے حملے سے چند گھنٹے قبل تک انسان کو علم نہیں ہوتا اسلئے دعا کریں کہ اے خداوند کریم! تو قادر و توانا خدا ہے اور تو مجھے ہر تکلیف سے محفوظ رکھ غرض خدا تعالیٰ سے دعا اور صدقہ کے ذریعہ روزہ کی توفیق طلب کرنی چاہیئے۔ بعض دوست کسی معمولی سی بیماری کی وجہ سے سالہا سال روزے نہیں رکھتے اور ان کے رویے سے کسی محرومی اور دکھ کا احساس نہیں ہوتا نہ تو نوافل ادا کرتے ہیں اور نہ دوسری نیکیاں ہی بجا لاتے ہیں کسی ڈاکٹر سے روزہ نہ رکھنے کا فتویٰ لے کر مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں گویا ایک بڑی مصیبت سے جان چھوٹی ایسے لوگ بد قسمت ہیں اور ان کے بد نمونے کی وجہ سے ان کے اہل و عیال بھی روزے کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

تیسری بات یہ ہے کہ گھر میں رمضان المبارک کا ماحول پیدا کریں۔ اسلامی ممالک میں تو رمضان کے آتے ہی سارا ماحول بدل جاتا ہے، رات کے پچھلے پہر دکانیں کھل جاتی ہیں، مساجد سے اور گھروں سے ذکر الٰہی اور تلاوت کی آوازیں آتی ہیں، گھر کے افراد نوافل و تہجد میں مصروف ہو جاتے ہیں غرضیکہ یہ ماحول بعض غافل اور سست لوگوں کو بھی مستعد کر دیتا ہے لیکن یورپ میں یہ سہولت نہیں یہاں ہر خاندان کے سربراہ کا فرض ہے کہ وہ خود کوشش کر کے گھر میں رمضان کا ماحول پیدا کرے، سحری کے وقت تہجد اور نوافل کا ادا کرنا، صحت مند بالغ افراد خانہ کو بیدار کر کے نوافل پڑھانا، روزہ رکھوانا، تلاوت اور ذکر الٰہی سے سحری اور رات کا آخری پہر زندہ کرنا نیز سارے دن میں تلاوت اور دوسری نیکیوں میں وقت گزارنا اگر مسجد قریب ہو تو مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کرنا تراویح ادا کرنا روزہ کے فرائض میں داخل ہے نیز دوران رمضان لڑائی جھگڑا، تلخ کلامی، طعنہ زنی گپ بازی سے خود بھی رکیں اور دوسرے افراد خانہ کو بھی روکیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ٹی وی اور ویڈیو پر مخرب الاخلاق فلمیں دیکھنے سے روزہ کی روح ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس سے پوری طرح پرہیز کریں اسی طرح گانے سننے سے بھی روزہ کی روح کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کوشش کریں کہ نماز عشاء اور تراویح کے بعد جلد سو جائیں رات کو دیر تک بلاوجہ جاگنا مناسب نہیں۔ روزہ دار اس بات کی پوری پوری احتیاط کریں کہ اجنبی عورتوں کے چہروں پر انکی نظر نہ پڑے اور صوفیاء کا آزمودہ نسخہ ہے کہ غض بصر سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

پانچویں بات یہ کہ رمضان المبارک کے دوران کم از کم ایک دفعہ قرآن کریم ضرور ختم کریں اور اپنے افراد خانہ کو بھی اسکی تلقین کریں نو احمدی افراد کو یسرنا القرآن پڑھائیں اور جنکو ضرورت ہو ناظرہ پڑھنا سکھلائیں۔ اپنے بچوں کو کوئی ایک سورۃ حفظ کرا کے ترجمہ سکھلانے کی کوشش کریں قرآن کریم کا رمضان سے گہرا تعلق ہے جیسا کہ آیت کریمہ ہے

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

یورپ میں رہتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر میں سے خصوصاً سورہ کہف کا گھر میں درس دیں۔ M.T.A پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن سنیں۔ رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ لازمی چندہ جات کے بقایا جات اگر ہوں تو ادا کریں اور صدقہ و خیرات کریں۔ اپنے ماحول میں جس قدر وقت اجازت دے کمزور بوڑھے اور معذور لوگوں کی مدد کریں۔ اگر آپ تبلیغ میں سستی کرتے رہے ہیں تو اس مبارک مہینے میں ملنے والوں، ہمسایوں اور دوستوں سے اس کا آغاز کریں یہ وہ چند امور ہیں جو آپ کے رمضان کو ایک نیا حسن عطا کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

تعارف و تبصرہ

DIE KOSMOLOGIE DES ISLAM

جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک نہایت مخلص جرمن نژاد دوست مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب صرف جماعت احمدیہ عالمگیر میں ہی نہیں بلکہ جرمن ادبی حلقوں میں بھی معروف اور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ کئی کتب کے مترجم اور مصنف ہیں اور جرمنی کے صوبہ HESSEN کے مصنفین کی یونین کے صدر بھی ہیں۔ حال ہی میں آپ کی ایک گرانقدر علمی تصنیف منظر عام پر آئی ہے۔ جس کا عنوان DIE KOSMOLOGIE DES ISLAM ہے۔ ۱۴۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب جرمنی کے ایک اشاعتی ادارہ VERLAG CIEMENS ZERLING BERLIN نے شائع کی ہے۔ کتاب میں اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتوں، الہام، جنت، دوزخ، تخلیق کائنات کے مقصود حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، تخلیق انسانی، ارتقاء اور مقصد حیات کے عناوین کے تحت بیش بہا معلومات سے پر مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف نے واقعات و شواہد سے ثابت کیا ہے کہ خدا کے قول یعنی قرآن کریم اور اسکے فعل یعنی سائنس میں کوئی تضاد نہیں اور آج تک سائنس دان قرآن عظیم کے کسی نظریہ کو غلط ثابت نہیں کرسکے ہیں البتہ سائنسدانوں نے جہاں کہیں قرآن کریم کی ہدایات کی خلاف ورزی کی، وہیں خطا کھائی۔ فاضل مصنف نے تخلیق کائنات، انسانی پیدائش اور اس کے ارتقاء اور مقصد حیات پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا تنقیدی جائزہ لیکر قرآن کریم کی روشنی میں اس کی حقیقت بیان کی ہے۔

یہ کتاب سائنس میں دلچسپی رکھنے والے افراد اور ایسے لوگوں کو جو مندرجہ بالا موضوعات پر اسلامی نقطہ نگاہ کا عیسائیت کی تعلیم کے ساتھ موازنہ کرنا چاہتے ہوں، کو تبلیغ کے لئے پیش کی جا سکتی ہے۔ کتاب شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی سے 14 DM میں حاصل کی جاسکتی ہے۔

نیا سال مبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نئے ولولوں اور نئی امنگوں کے ساتھ نئے سال ۱۹۹۶ء میں داخل ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ۔

اس موقع پر ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں پرخلوص مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو پہلے سے بہت زیادہ افضال و برکات سے معمور کردے آمین۔

غالبِ نکتہ داں

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

خدا تعالیٰ کے انبیاء اور دیگر صلحاء و اتقیاء جو کلام کرتے اور نصائح فرماتے ہیں ان کا تعلق اس جہان یا اس جہان کے واقعاتی حقائق سے ہوتا ہے ۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہیں منجانب اللہ قوت قدسیہ بطور خاص عطا کی جاتی ہے ۔ اسی لئے ان کی باتوں میں ایک خاص اثر ہوتا ہے اور وہ جذب و کشش کی قوت سے مالا مال ہوتی ہیں ۔ جو لوگ عقیدت کی راہ سے ان کی باتوں کو گوش ہوش سے سنتے ہیں اور پھر انہیں دل میں جگہ دے کر ان پر خلوص نیت سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت دونوں میں فلاح پانے والے ٹھہرتے ہیں ۔ اور ہر قسم کے خسارے سے ہر طور و ہر رنگ محفوظ رہتے ہیں ۔

برخلاف اس کے شعراء و ادباء ، منطق ، فلسفہ اور دیگر علوم و فنون میں خاص دسترس رکھنے والے ماہرین اور فی زمانہ دنیا و مافیہا کی خاص خبر رکھنے اور معاملات کی تہ تک پہنچنے والے ذہن رسا رکھنے والے دانشور بھی بسا اوقات بہت کام اور پتہ کی باتیں کرتے ہیں ۔ ان میں سے اکثر باتیں تو ہوائی ہونے کے باعث ہوا میں اڑ کر غت ربود ہو کر رہ جاتی ہیں جو باتیں فی الواقعہ کام کی ہوتی ہیں اور جن سے فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ ان پر کان دھرنے اور عمل پیرا ہونے والے فلاح سے بھی ہمکنار ہوں ۔ اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں اول تو وہ شعراء و ادبا خود اعمال صالحہ سے عاری ہونے کے باعث دوسروں میں تبدیلی لانے والی قوت قدسیہ سے بے بہرہ ہوتے ہیں دوسرے ان کا کلام اکثر و بیشتر جذباتی حقیقتوں پر مشتمل ہوتا ہے جو انسان کو جذبات کی رو میں بہالے جاکر وقتی طور پر تو انسان میں جوش پیدا کردیتا ہے ۔ لیکن جوش کے ٹھنڈا ہونے پر عمل کی تحریک بھی ساتھ ہی دم توڑ جاتی ہے اور اگر دم نہ بھی توڑے تو بسا اوقات لوگ ان کی باتوں پر کان دھرنے والے ہوش کی بجائے جوش سے زیادہ کام لینے کے باعث تباہی کہ راستے پر چل نکلتے ہیں ۔

یہ صحیح ہے کہ ایسے شعراء و ادباء ، ماہرین علوم و فنون اور دانشور اپنے کلام میں جذباتی حقائق کے ساتھ ساتھ بہت سے واقعاتی حقائق بھی بیان کرتے ہیں لیکن وہ جذباتی حقائق کی بھرمار میں دبے ہوئے اور پوشیدہ ہوتے ہیں حتی کہ تلاش بسیار کے بعد ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے ۔ کانٹوں ہی نہیں بلکہ جذباتی حقائق کے خارزار میں سے گذر کر اور دامن بچا کر چلنے والا ہی واقعاتی حقیقت کے کسی ایک خوش رنگ و خوشبو دار پھول تک پہنچتا اور اس کی رنگینی اور خوشبو سے لطف اندوز ہوتا ہے ۔ ان کے پرجوش کلام کو جھوم جھوم کر پڑھنے والے اکثر بیچارے جذباتی حقائق کے خارزار میں الجھ کر اپنے آپ کو زخمی ہی نہیں بلکہ لہولہان کرلیتے ہیں ۔ اس بارہ میں زمانہ جدید کے فلسفی شاعر کی نہیں بلکہ کئی دوسرے شاعروں کی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جن کا کلام لوگ بار بار سنتے اور سر دھنتے ہیں لیکن عملاً اس کا کوئی اثر قبول نہیں کرتے ۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے کلام میں جذباتی حقیقتیں اور واقعاتی حقیقتیں دونوں اس قدر ملی ہوئی اور گڈمڈ ہوتی ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا ممکن نہیں ہوتا ۔ چونکہ اس زمانہ کے فلسفی اور دیگر شعراء کی مثال پیش کرنا ان کے عقیدت مندوں پر شاق گزر سکتا ہے اس لئے میں گزرے ہوئے زمانہ کے ایک بہت بالغ نظر اور بلند پایہ شاعر کی مثال پیش کرنے پر اکتفا کروں گا ۔ وہ اپنے کلام کی بلاغت اور پیرایہ اظہار کی ندرت کی وجہ سے اپنی وفات پر ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود اپنے کلام کی شکل اور اس کی جلائی ہوئی مشعل کے روپ میں آج بھی زندہ ہے ، میری مراد مرزا اسد اللہ خان غالب سے ہے وہ نجم الدولہ ، دبیر الملک اور نظام جنگ جیسے پر رعب و پر ہیبت القابات سے ملقب تھے لیکن ان کے کلام کی بلاغت اور پیرایۂ اظہار ندرت کے آگے ان کے القابات کا سب دبدبہ اور کروفر دب کر رہ گیا اور اس شاعر المتخلص غالب کے سامنے اچھے اچھے مغلوب ہوئے بغیر نہ رہے ۔ سب شاعروں کو مغلوب کر دکھانے والے غالب کے جذباتی حقیقتوں پر مشتمل اشعار پیش کرنے لگوں تو اس کے دیوان کا خاصا طویل حصہ یہاں نقل کرنا پڑے گا ۔ اس مختصر تحریر میں اس کی بھلا گنجائش کہاں ۔ پھر اس بڑھاپے میں اپنی طاقت اور آپ کے حوصلہ کا امتحان لوں تو کس برتے پر ۔ دونوں ہی کا بھرتہ بنے بغیر نہ رہے گا ۔ قصہ مختصر غالب جذبات کی رو میں بہہ کر شراب نوشی کے لئے جسے خدا نے اپنے کلام پاک میں عمل شیطان قرار دیا ہے ، بڑی خوبصورتی سے اپنے واسطے جواز پیدا کرتا ہے اور کرتا بھی مناجات کے نام پر ۔ ملاحظہ فرمایئے کس سادگی لیکن کمال ہوشیاری و پرکاری سے کہتا ہے ۔

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
ایک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے
سرپائے خم پہ چاہیئے ہنگام بے خودی
رو سوئے قبلہ وقت مناجات چاہیئے

غالب کے قدر دان جنہیں غالب شناس ہونے کا دعوی ہے ان اشعار سے بھی معرفت کے بڑے بڑے نکات نکال کر دکھائیں گے لیکن بہت کھینچاتانی اور طول بیانی کے بعد ۔ وہ جو کچھ بھی کہیں یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ عام قاری اس سے یہی معنے اخذ کرے گا کہ بے خودی کے بہانے خوب پیو پلاؤ اور اسی بے خودی میں قبلہ رخ ہو کر مناجات کے رنگ میں سجدہ شکر بھی ادا کرلیا کرو ۔ دیکھا جائے تو اس میں وہی مضمون پوشیدہ ہے جسے ضامن علی جلال نے اینچا پینچی کے بغیر صاف اور کھلے الفاظ میں یوں ادا کیا ہے ۔

شب کو مے خوب سی پی ، صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

لیکن اسی رند بادہ نوش یعنی غالب مدہوش نے جو دیوانہ بکار خویش ہشیار کا مصداق تھا ایسے ایسے معرفت کے شعر بھی کہے ہیں کہ ایک دیندار خدا پرست انسان بھی وجد میں آکر جھوم اٹھتا ہے اس کے ایسے اشعار واقعاتی حقیقت کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور انہیں سن کر وہ لوگ بھی جو دنیا سے زیادہ علاقہ نہیں رکھتے بلکہ دست بکار اور دل بیار کے مطابق ہمہ وقت یاد خدا میں مصروف رہتے ہیں ۔ داد دیئے بغیر نہیں رہتے اور ان کی داد مبنی بر حقیقت ہوتی ہے ۔ غالبا اپنے ایسے ہی پر معارف اشعار کے بارہ میں غالب نے کہا تھا ؎

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

اگر دیکھا جائے تو بہت بڑا دعوی ہے جو اس شعر میں غالب نے کیا ہے ۔ صفحہ قرطاس پر لکھنے والی قلم سے نکلنے والی آواز کو فرشتہ کی آواز قرار دینے کا مطلب بجز اس کے اور کیا ہے کہ کہیں کہیں جو معرفت کی باتیں جو میرے قلم سے نکلتی ہیں وہ اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے خدا ہی مجھ سے لکھواتا ہے ورنہ میں کیا اور میری حقیقت کیا ! ایسی نکتہ دانی پر اس نے اپنے متعلق کہا ہے مگر ہے ولی پوشیدہ اور کافر کھلا اس کھلے کافر نے جو بہ ادعائے خود پوشیدہ ولی تھا جب صریر خامہ کو نوائے سروش قرار دیا تو کوئی عجب نہیں کہ عالم بے خودی میں کہا ہوا اس کا اپنا یہ شعر ہی پیش نظر ہوں ؎

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ ایسا پر معارف شعر ہے کہ ہمارے اپنے زمانہ کے بہت بڑے عارف باللہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اس شعر کو بہت پسند فرمایا اور ایسا بلند پایہ شعر کہنے پر غالب کی تعریف فرمائی ۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز تو اس کے بعض دیگر پرمعارف اشعار کا اپنے روح پرور خطابات میں ذکر فرماتے رہتے ہیں ۔ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے غالب کے بعض پر معارف اشعار پر پسندیدگی کا اظہار اس کی بہت بڑی خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے اپنی تمام تر رندی اور بکثرت جذباتی حقائق کی عکس بندی کے باوجود اسے احساس تھا کہ بعض اشعار اس کے قلم سے ایسے بھی نکل جاتے ہیں کہ روح القدس اس کی ہر بات سے متفق نہ ہونے کے باوجود ان کی داد دیئے بغیر نہ رہتا ہوگا ۔ اسی لئے اس نے کہا ؎

پاتا ہوں اس سے داد کچھ اپنے کلام کی
روح القدس اگرچہ مرا ہم زبان نہیں

آج اس کی یہ بات صحیح ثابت ہو رہی ہے اور ہمارے دل موقع پیدا ہونے پر بار بار یہ گواہی دیتے ہیں کہ غالب کے حساس دل کا احساس واقعی بے اساس نہیں تھا بلکہ یہ اس کا ایک ایسا اثاثہ تھا جو اس کے لئے فی الحقیقت باعث فخر تھا اور شاید اپنے ایسے ہی معرفت بھرے بعض اشعار کے بارہ میں اس نے کہا تھا ۔

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

بقیہ : ذرائع ابلاغ

RNF کی یہ رپورٹ اگرچہ مختصر تھی مگر جلسہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے تھی ۔

حضور ایدہ اللہ میونخ ریجن کے دورہ کے دوران AUGSBURG تشریف لے گئے تو وہاں کے ایک کثیر الاشاعت مقامی اخبار AUGSBURGER ALLGEMEINE کے نمائندہ نے حاضر ہو کر حضور کا انٹرویو لیا اور وہاں ہونے والی تبلیغی نشست میں بھی شرکت کی بعد ازاں اخبار کی ۲۲ ستبر ۱۹۹۵ کی اشاعت میں پانچ کالمی خبر شائع کی ۔ جس میں استقبال کے موقع کی بڑی نمایاں تصویر بھی شامل ہے ۔ خبر کا عنوان نامہ نگار نے یہ لگایا " ہم بھی اسی خدا کے بندے ہیں "

پھر لکھا کہ احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی پیشوا نے Gersthofen کے دورہ کے دوران کہا کہ اپنی آنکھیں کھولو اور سچائی کے پیچھے چلو ۔ حضور ایدہ اللہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھا کہ ۶۹ سالہ روحانی پیشوا سفید لباس زیب تن کئے ایک بادشاہ کی طرح حال میں داخل ہوئے تو حاضرین کھڑے ہوگئے اور نعرہ لگا " خلیفہ زندہ باد " اخبار نے لکھا کہ رسول کریم نے ایک مسیح کی پیشگوئی کی تھی جو دین کی تجدید کرے گا ۔ اکثر مسلمان اس کے منتظر ہیں جبکہ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ مسیح آچکے ہیں ۔ اور مرزا غلام احمد صاحب ہیں اس مسیح کے چوتھے جانشین نے کہا کہ ہمارے نزدیک جہاد خون خرابہ کا نام نہیں ہے ، نہ ہی مقدس جنگ ہے ، بلکہ کسی بھی نیک مقصد کے لئے کوشش کرنا جہاد ہے ۔

اخبار نے لکھا کہ اس تقریب میں بہت سے بوسنین اور البانین اور بلقانی لوگ شامل تھے جنہوں نے سوال پوچھے ، ان کے جواب سن کر بہت سے حاضرین متاثر ہوئے انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ دوسروں کے کندھوں پر رکھ کر ایک حلف اٹھایا اور اسطرح وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۔

ایک نابغۂ روزگار ہستی

(محمد الیاس منیر۔ فرانکفورٹ)

اونچے قد اور صحتمند وجود والا وہ شخص جس کے سرخ و سپید چہرے پر ہروقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی اور اس مسکراہٹ کے پس منظر میں ہر لحہ گہری سوچ کے آثار نظر آرہے ہوتے، نظریں دور تاریخ کے تاریک گوشوں میں سے کچھ نہ کچھ تلاش کررہی ہوتیں۔ یہ بہت بڑا سکالر جس کے شب و روز لائبریوں اور کتابوں کے درمیان گزرے، اپنی زندگی کے عزیز ترین لمحے تحقیق کے میدان میں اسطرح کھپاکر کہ "محقق" کا لفظ اس کے نام کا ہی حصہ بن گیا، نومبر ۱۹۹۵ء کی ۵ تاریخ کو ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

میری مراد سلسلہ کے نامور سکالر محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق آف لاہور سے ہے، جو جب ملے علمی گفتگو ہوئی، دفتر میں ہوں یا گھر، لائبریری میں ہوں یا کسی اور جگہ کتابوں میں ہی کھوئے ہوئے، کتابوں میں ہی ڈوبے ہوئے، ہر ملاقات میں کوئی نہ کوئی نیا حوالہ آپ کے پاس ہوتا، کوئی نہ کوئی نیا مقالہ آپ نے لکھا ہوتا۔ یہ عظیم وجود اب ہمارے درمیان نہیں رہا بلکہ

کل من علیہا فان

کی ازلی و ابدی حقیقت کے مطابق اپنے رب کے حضور ہو چکا ہے مگر اس کی یادیں مشعل راہ بن کر ہمیشہ اس جہان میں روشن رہیں گی اور ہمیں دعوت عمل دیتی رہیں گی آئیں اور ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے ان راہوں اور گزرگاہوں کی سیر کریں جن سے ہو کر یہ نابغۂ روزگار ہستی تحقیق و تدقیق کی اس منزل تک پہنچی۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق ۱۹۱۸ء میں محترم شیخ عبدالرب صاحب کے ہاں فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم نے حضرت خلیفہ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور شیو رام سے عبدالرب ہوگئے تھے، محترم شیخ عبدالقادر صاحب آپ کے سب سے بڑے بیٹے تھے اور پیدائشی احمدی تھے آپ کے والد ماجد صرف پچاس سال کی عمر میں وفات پاگئے تو شیخ صاحب مرحوم نویں جماعت میں تھے۔ اس ناگہانی وفات کے بعد آپ کو سکول سے اٹھا لیا گیا اور اس کے بعد آپ کو کبھی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا۔ تاہم والد صاحب نے بچپن سے ہی آپ کو حساب کی جو تربیت دی تھی وہ آپ کے کام آئی اور آپ نے اسے ہی اپنے پیشے کے طور پر اسے منتخب کیا اور حساب کے میدان میں اتنی ترقی کی کہ Colony Textile Mills ایسے بڑے تجارتی ادارہ کے انکم ٹیکس مشیر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ پھر اس ریٹائرمنٹ کے بعد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کی انتظامیہ نے آپ کو اپنے انکم ٹیکس ایڈوائزر کے طور پر اپنی ملازمت میں لے لیا اور تادم آخر آپ اسی عہدہ پر رہے محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق کی زندگی کا تابناک اور تا قیامت روشن رہنے والا پہلو یہ ہے کہ آپ نے صرف مڈل پاس ہونے کے باوجود علمی اور تحقیقی میدان میں ایسے زبردست اور عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ آنے والی نسلیں قیامت تک ان سے راہنمائی حاصل کر کے فیض پاتی رہیں گی۔ آپ نے قرآن کریم اور بائیبل کے علوم پر غیر معمولی عبور حاصل کیا، جس کے نتیجہ میں Comparitive Studies میں آپ کو حیرت انگیز طور پر کامیابیاں نصیب ہوئیں اور جماعت احمدیہ ہی نہیں بلکہ غیروں میں بھی بنی اسرائیلیات پر سند ٹھہرے آپ نے Dead Sea Scrols اور صحائف قمران پر تحقیق کر کے تاریخ کے تاریک گوشوں سے قرآن کریم کے دعاوی کی تائید و تصدیق میں ایسے ایسے شواھد تلاش کر کے اہل فکر و ذکر کے سامنے پیش کئے کہ مخالفین کے منہ بند ہوگئے۔ مطالعہ اور تحقیق آپ کی لازمی غذا بن چکی تھی۔ چنانچہ بستر علالت پر بھی یہ کام جاری رہتا اور دماغ متواتر نئے نئے نکات کی تلاش اور نئے نئے گوشوں کی تراش میں لگا رہتا۔ اردو کے علاوہ انگریزی، عربی اور فارسی حتی کہ لاطینی اور عبرانی کسی بھی زبان میں آپ کی دلچسپی کی کتاب سامنے آجائے، آپ فورا پڑھ ڈالتے اور اس میں کام کی چیزیں تلاش کرلیتے تھے۔

حوالے تلاش کرنے کا فن اور صلاحیت اللہ تعالی نے آپ میں ایسی ودیعت فرمائی تھی کہ آپ کو ذاتی طور پر جاننے والے شاھد ہیں کہ آپ کتاب کھولتے اور حوالہ سامنے ہوتا۔

آپ نے صرف ۱۲ سال کی عمر میں مضامین لکھنے شروع کردیئے تھے۔ آپ نے گذشتہ سال ایک ملاقات میں جس کی ویڈیو ریکارڈنگ خاکسار کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے، بتایا کہ اب تک آپ کے ساڑھے چارسو مضامین جماعتی رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ پہلا مضمون عیسائیت پر لکھا تھا، جب آپ آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے۔ ۱۹۷۸ء میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام جو کسر صلیب کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی تھی اس میں حضرت خلیفہ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے خصوصی ارشاد اور خواھش پر آپ نے غیر معمولی طور پر ایک مقالہ تیار کر کے اس کانفرنس میں پڑھا۔ جسے سن کر یورپ کے بڑے بڑے سکالرز بھی پوچھنے پر مجبور ہو گئے کہ آپکی اس تحقیق کا منبع کیا ہے۔

لاہور میں آپ کی شہرت ثقافتی حلقوں میں بھی تھی۔ چنانچہ عجائب گھر کی انتظامیہ نے قدیم زبانیں پڑھنے کی آپ کی لیاقت اور قابلیت کے پیش نظر آپ کو بلوایا تا آپ وہاں پر موجود پرانے زمانوں کے سکوں کی تحریریں پڑھ کر بتا سکیں کہ ان پر کیا لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ کام بھی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ الحمدللہ۔

آپ کے لواحقین میں آپ کے عقد اول سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں جبکہ عقد ثانی سے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ قارئین سے جہاں ان سب لواحقین کے صبر جمیل اور حضرت شیخ صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے وہاں اس عظیم علمی اور تحقیقی خلاء کے پر کئے جانے کے لئے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۶

حضور ایدہ اللہ تعالی کی منظوری سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ ۱۹۹۶ء مورخہ ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ اگست ۱۹۹۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام مئی مارکیٹ، من ہائیم MANNHEIM منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور اس کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعائیں بھی کریں۔ اللہ تعالی اسے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (افسر جلسہ سالانہ جرمنی)

احباب کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کریں

اللھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقا

شکریہ و درخواست دعا

ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی میں ایک لمبے عرصہ تک مکرم شمس الحق صاحب بطور مدیر بے حد محنت کے ساتھ خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اب انکی بعض مصروفیات کی بناء پر یہ ذمہ داری مکرم میر عبداللطیف صاحب کے سپرد کی گئی ہے۔ ادارہ مکرم شمس الحق صاحب کا بے حد شکر گزار ہے اور انکے لئے قارئین سے درخواست دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی انہیں احسن جزاء سے نوازے اور محترم میر صاحب کے لئے بھی دعاگو ہے کہ اللہ تعالی انہیں بہتر رنگ میں خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس وقت شعبہ اشاعت جرمنی کے زیر نگرانی الفضل انٹرنیشنل میں پانچ رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان اخبار احمدیہ، مجلس انصار اللہ کا ترجمان الناصر، مجلس خدام الاحمدیہ کا ترجمان نورالدین، لجنہ اماء اللہ کا ترجمان خدیجہ اور اطفال احمدیہ کے لئے گلشن احمد شامل ہیں۔ جرمن زبان میں ایک رسالہ اذان جسے شعبہ تعلیم تیار کرتا ہے، بھی الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوتا ہے۔ اردو رسائل کی نگرانی محمد الیاس منیر مربی سلسلہ احمدیہ جرمنی کرتے ہیں۔ جبکہ ان رسائل کی کمپوزنگ ایک نوجوان مکرم طارق محمود صاحب کرتے ہیں۔ قارئین سے ان تمام کارکنان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

فجزاء ھم اللہ احسن الجزاء

(نیشنل سیکرٹری اشاعت جرمنی)

بقیہ تبلیغی مساعی کا جائزہ

بھی موجود تھے دوسرے روز اس میٹنگ کی باتصویر خبر اخباروں میں شائع ہوئی۔

BUDINGEN مقامی جماعت نے AUSLANDERBEIRAT (غیر ملکیوں کی مقامی کونسل) کے ممبران کے تعاون سے تبلیغی نشست منعقد کی، جسمیں پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک اور اس کی وجوہات پر مکرم امام عبدالباسط طارق صاحب نے روشنی ڈالی۔

MANNHEIM مقامی جماعت نے جرمن تبلیغی نشست کا اہتمام کیا جسمیں مکرم امام عبدالباسط طارق صاحب نے شرکت کی۔

MORFELDON مقامی جماعت اور لجنہ نے مل کر جرمن تبلیغی نشست کا اہتمام کیا جس کے لئے مقامی سیکرٹیری تبلیغ مکرم ہدایت محمود پٹیل صاحب اور لجنہ کی نمائندگان نے دن رات محنت کی یہ تقریب مقامی BURGER ہال میں منعقد ہوئی اس نشست میں "اسلام میں عورت کے بلند مقام" کے موضوع پر لجنہ کی نمائندہ نے روشنی ڈالی اور حاضرین کے سوالات جو زیادہ تر عورت کی حیثیت کے بارہ میں تھے کے جواب بھی ینگ لجنہ کی نمائندگان نے ہی دیئے۔

ترکی تبلیغی نشست:-

OFFENBACH اور DIETZENBACH کی جماعتوں میں ترکی تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں جن میں مجموعی حاضری ۲۰ تھی مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے ان تبلیغی نشستوں میں شریک احباب کو خطاب کیا اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

بقیہ۔ قبول حق

بیعتوں کا ریجن وار جائزہ پیش کرتے ہوئے مساعی کو تیزتر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک جن افراد کو قبول حق کا شرف حاصل ہوا ہے ان کا تعلق بوزنین، البانین، افریقن، ترک اور جرمن اقوام سے ہے۔

اس موقعہ پر امیر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ہمیں دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنی نئی نسل اور نو احمدیوں کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ پروگرام بنانے چاہئیں۔

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)